نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۱ جلد ۳ — لودیانہ ۱۱ - مارچ ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

ختم ہی میعاد پیشگی

صاحبان مشتریان والاشان اخبار نور افشان کی خدمت میں التماس ہے کہ ہمارے دستور العمل کے موافق مدت پیشگی جو دو ماہ ہی آج گذر گئی جن جن صاحبان نے قیمت اخبار ہذا کی میعاد مقررہ کے اندر عنایت فرمائی ہے اُنکا حساب بمد پیشگی سمجھا جاویگا اور جن جن صاحبان نے اب تک اِس طرف توجہ نہیں کی ہے اُنکا حساب بعد بالعد بحساب المضاعف ہی رہا۔ وے صاحب جو وقت اسطرف توجہ مبذول فرماویں تو ہمارے دستور العمل پر بھی لحاظ رکھیں کیونکہ ہم نے نمبر ۹ میں کہہ دیا تھا کہ (پہلے کہہ دینا اچھا ہوتا ہی) سوا اُسپر اکثر صاحبان نے لحاظ کیا اور سبکدوش ہوئے۔ یقین کہ اب ہمارا کہنا اور المضاعف کے حساب سے لینا بار خاطر نہ ہوگا +

اب ہمکو یہہ بھی کہنا پڑا کہ بعض بعض صاحبان ساکنان شہر لودیانہ نے قیمت اخبار ہذا کی شروع سے تا ہنوز مرحمت نہیں فرمائی ہی شاید دینا یاد نہ رہا ہو اب یاد دلائے دیتے ہیں اور التماس کرتے ہیں کہ مرحمت فرماویں +

اشتہار

از جانب صاحبدیال نایب غرف ضلع گجرات

آج اخبار اتالیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۸۷۵ء میرے ملاحظہ سے گذرا جسکے آخری صفحہ کے کالم پر ایک اشتہار از جانب سید مہدی حسن از دہلی چھپا ہوا دیکھا جو سید مہدی حسن مالک مطبع مہدی حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی جواب کتاب رقیمۃ الوداد جو نیاز نامہ کا جواب ہی اور جواب کتاب لحن داؤدی جو نغمۂ طنبور کا جواب ہی اور جواب کتاب جو دجال مسیح کا جواب تحریر کرے تو دو دو سو روپیہ فی کتاب انعام صاحب مشتہر اشتہار مذکور دینگے۔ یہہ لفظ انعام ازراہ تمسخر کے ہی جو ان صاحبان کا عام دستور اخباروں میں دیکھا جاتا ہی۔ جب یہہ دعویٰ اُنکو ہی تو نہایت شکر کا مقام ہی کہ تینوں مصنف صاحب ابتک زندہ ہیں یعنے جناب پادری عماد الدین صاحب اور جناب ماسٹر رام چندر صاحب اور جناب پادری صفدر علی صاحب میں نہایت ادب سے بخدمت اِن تینوں صاحبان مصنف عیسائی کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اس بے جا غرور توڑنے کیلئے ضرور اُنکا جواب عنایت فرماویں اور امید کرتا ہوں کہ بروقت تیار ہونے جوابات کے اخبار نور افشاں میں اشتہار درج کروائیں۔ پر شرط یہہ ہی کہ اول ایک کمیٹی مقرر کی جاوے جو یہہ رائے دیوے کہ اول تو جو جوابات اہل اسلام کتاب ہائے مذکورہ کے ہیں بیشک ایسے ہیں کہ اِن کتابوں نصاریٰ کو مغلوب کر دیا ہی اور ہر ایک مسئلہ کا قطعی جواب دیدیا ہی اور پھر جو جواب تحریر ہوں اُنکا حق پر اور غلط پر ہونا منصفانہ رائے دیکر فیصلہ کریں یوں تو اپنے اپنے گھر سب غالب ہیں۔ اور کمیٹی کے یہہ ممبر ہونے چاہیئں۔ اول مہتمم نور افشاں دوم مولوی رجب علی صاحب مہتمم وکیل ہندوستان سوم مسٹر عبد القادر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر انبالہ۔ چہارم سید احمد خان صاحب بہادر۔ پنجم مولوی غلام قادر صاحب ساکن گجرات تحصیلدار بہادر۔ ششم بابو ... جلیل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر۔ ہفتم کنھیا لعل صاحب الکھدھاری۔ ہشتم جج مسٹر دیال سنگھ صاحب امرتسر۔ نہم مہتمم کوہ نور لاہور۔ دہم مہتمم پنجابی اخبار لاہور یہہ کمیٹی اول یہہ فیصلہ کریگی کہ آیا یہہ جواب ایسے قطعی ہیں کہ پھر دوسرے جواب کی ضرورت نہ ہوگی اور اگر کمیٹی [illegible] +

اخباروں کی ترقی بھی تہذیب کی ترقی کی موید ہے

یہہ بدیہی امر ہے کہ اعمال کی تہذیب بہت کچھ خیالات کی تہذیب پر منحصر ہے اور خیالات کی تہذیب کچھ کچھ اخباروں کی ترقی پر پس اخباروں کی ترقی بھی تہذیب کی ترقی کی موید ہوئی بڑی بات خیالات کی وسعت ہے اور گو اسکا کافی سرمایہ یعنے اعلے درجہ کی علمیت ابھی ہمارے ملک میں موجود نہیں تاہم اِس کو بہت کچھ ترقی پر دیکھا جاتا ہے اور اِس کے ساتھ ہی اخباریں بھی ترقی پر پائی جاتی ہیں۔ شروع میں اخبار کی کارگذاری اِس سے بڑھ کر نہیں سمجھی جاتی کہ واقعات کی خبریں پھیلا کر عام لوگوں کو اُن سے کچھ نہ کچھ نتیجہ نکالنے کی طرف مایل کرے مگر پیچھے سے جب تہذیب کا کسی قدر کافی اثر پھیل جاتا ہے تو علمی اور اخلاقی ملکی اور فطرتی غرض ہر طرح کے مفید معاملات کی ترقی کے مضامین بھی اسکے ضروری فرایض میں شامل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ مہذب ملکوں میں اخبار اعلام رائے کا ایک ایسا مضبوط آلہ یا کل بنگیا ہے جسکے ذریعے بڑے بڑے پیچیدہ امورات کافی دلایل اور وجوہات کے ساتھ طے ہوتے ہیں اور اخبار کا قدر بھی اُن ملکوں میں اِس حد تک پہنچ گیا ہے کہ کوئی قصبہ چھوٹے سے چھوٹا بھی ایسا نہ ہوگا جس میں کم سے کم دو تین پرچے ہفتہ وار خواہ عشرہ وار نکل کر شایع نہ ہوتے ہوں ہندوستان کے لوگ بھی اِس طرف متوجہ پائے جاتے ہیں کیونکہ قدیم اخباروں کے علاوہ ہر سال کوئی نہ کوئی جدید پرچہ بھی نکل ہی رہتا ہے اور ہر ایک میں ایک آدھ مفید مضمون بھی ضرور ہوتا ہے گو وہ جن کو فی الحقیقت اخبار ہونیکا منصب حاصل ہے ابھی بہت تھوڑے ہیں تاہم کہا جا سکتا ہے کہ اِس ملک کی حالت روز بروز رو بترقی ہے لوگوں کے خیالات دن بدن بدلتے جاتے ہیں اور جب قومی یا ہمدردی کی حرارت دلوں میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ملک کے ہوا خواہ ملکی بہبودی کے خیال سے غافل نہیں ہیں بلکہ روز بروز اپنی کوششوں کو اسبارہ میں وسعت دیئے جاتے ہیں مصداق اِس قول کا یہی دو اخبار دیکھ لیجئے جو ابھی تھوڑے دنوں سے پنجاب میں نکلے ہیں اُنکی ترتیب اور اُنکے خیالات گویا اِس امر کی پیشخبری دے رہے ہیں کہ ہندوستان کی نئی امت کی کارروائیں حقیقت میں ملکی ترقی کے لئے سودمند ہونگی۔ دونوں کے لایق اڈیٹروں کی کوششیں ہر وقت اسبارہ میں مصروف معلوم ہوتی ہیں کہ وہ ملکی ضروریات کا اندازہ کرنے اور اُس کے بہم پہنچانے کی تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں۔ اُنکے اڈیٹوریل ہی صرف ضروری اور مفید معاملات پر نہیں ہوتے بلکہ ایک کے کارسپانڈنس اور دوسرے کی خبریں ایسی چیدہ چیدہ ہوتی ہیں کہ اپنے ناظرین کو مفید اور عمدہ نتایج بخشے بغیر نہیں رہسکتیں۔ اگر ایک سیف زبان وکیل کی طرح سلطنت اور رعیت دونوں کی بہتری کی وکالت کا دعوی کرتا ہے تو دوسرا دلسوز اتالیق کی مانند عام کارروائیوں کے نقص زایل کرنے اور اُن کو صلاحیت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچانے میں سرگرم ہے۔ وکیل ہندوستان کی خوبیوں میں اُسکے عالی دماغ اڈیٹر پادری رجب علی صاحب کی ذاتی لیاقتوں کے علاوہ بہت سے مستقل معاونوں کی لیاقتیں بھی حصہ دار ہیں جنکا ہم کو برابر شکور ہونا چاہئے مگر اتالیق ہند کی عام پسند اور عام مفید کارروائیں محض ایک اڈیٹر کی ہی لیاقت پر منحصر ہیں جو پوری دانشمندی اور آزادی کے ساتھ اپنے فرایض ادا کر رہا ہے۔ یہہ موخر الذکر اڈیٹر وہی نادر علیشاہ سیفی ہے جس کو پچھلے دنوں میں بیمار کو نور کی مسیحائی کا رتبہ حاصل تھا اور جو دم واپسین کو اسکے ہاتھ آکر چند ے تازہ جوانیکا دم بھرنے لگ گیا تھا گو اب پھر اُسکی حالت قابل افسوس ہو گئی ہے۔ غرض دونوں اخباروں کی تھوڑے دنوں کی ہی کارروائیوں نے صاف ثابت کر دیا کہ بیشک یہہ ملکی اخبار ہیں اور ملک کو بشرطیکہ لوگ اُنکی ترقی پر دلسے متوجہ ہوں خاطرخواہ فایدے پہنچانے میں دریغ نہیں کرینگے مگر جب ہم لوگوں کی توجہ اِن کی اشاعت کی طرف اپنی امیدوں سے ابھی بہت پیچھے رہی دیکھتے ہیں اور وکیل ہندوستان کے اڈیٹر کو بعض معاصرین کے بیجا حسد کے تیروں کا نشانہ پاتے ہیں تو ہمیں صاف کہنا پڑتا ہے کہ اِس ملک میں گو تہذیب شروع ہے مگر رفتار اُسکی بہت دھیمی ہے اور گو لوگوں کے خیالات درستی پر آتے جاتے ہیں مگر نہایت سُستی کے ساتھ۔ انسان کو انسان کا عیب ایک دلسوز دوست کی طرح اِس نیت سے جتانا کہ وہ آیندہ اپنی اصلاح کرلیوے بہت اچھا ہے مگر جو انسان کہ اپنے ہمجنس کے ذاتی عیوب محض اُسکے ذلیل کرنے کی نیت سے ڈھونڈتا رہتا ہے اور اُسکی ذلت اور شکست کو اپنا فخر سمجھتا ہے شاید ایسا کرتے وقت اپنا انسان ہونا بھول جاتا ہے +

دین عیسوی سب کے لئے ہے

چند روز ہوئے ایک تربیت یافتہ ہندو رئیس نے ہم سے بیان کیا۔ مسیح اخلاقی معلموں میں سے سب سے اچھا تھا اور ہر ایک بات جو اُس نے فرمائی آپکے لئے سچ و درست ہے لیکن یہہ تعلیم ہمارے لئے نہ تھی بیبل میں کہیں نہیں لکھا کہ وہ ہمارے لئے تھی خیر دیکھا جائیگا از روئے بیبل کے مسیح کی پیدایش سے تھوڑی دیر بعد ایک فرشتے نے کسی ایک چرواہوں پر ظاہر ہو کر کہا میں تمہیں

ایک بڑی خوشخبری سُناتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہے یہہ خوشخبری نجات دہندہ کی پیدایش تھی اُسی جگہہ لکھا ہے کہ مجوسی مشرق سے یروشلم میں اُس کی پرستش کرنے کو آئے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرق کسی دور کے ملک سے مراد ہو اغلب ہے کہ فارس ہو پس مسیح کی پیدایش کے وقت کم سے کم دو قوموں کے لوگ اُسپر ایمان لائے اور فرشتے نے بیان کیا کہ وہ سب آدمیوں کے لئے بچانے والا ہوگا تیس برس کی عمر میں مسیح منادی کرنے لگا اب دیکھنا چاہئے کہ اُس نے کن لوگوں کو تعلیم دی اُس ایک آدمی نے ایک مذہب کی بنیاد ڈالنی چاہی کوئی عیسائی نہ تھا کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسنے اُسے پہلے قبول کیا ہو تاکہ وہ اُسکی طرف مخاطب ہو کر اپنے مسایل سُنا سکے اگر بات پر اُسنے کبھی اشارہ نہ کیا کہ میرے پیرو صرف ایک ہی قوم کے آدمی ہونگے الہی انتظام کے موافق وہ دنیا میں یہودی ہو کر آیا اور یہودیوں کے درمیان منادی کرنی شروع کی لیکن اُس نے اپنی تعلیم اُنہیں کے درمیان محدود نہ رکھی سامری لوگ یہودیوں کے گروہ سے بالکل مختلف قوم تھی مسیح نے اُنہیں سکھلایا اور بعضے اُنمیں سے اُس پر ایمان لائے رومی صوبہ دار اور کنعان کے بعض آدمیوں کا ذکر ہے جو عیسائی ہوئے جب یروسلم میں سب قوموں سے بہت سے آدمی جمع ہوئے مسیح نے اپنی تعلیم میں کبھی نہ فرمایا کہ میرا کلام بہ نسبت اَور قوموں کے یہودیوں کے لئے زیادہ ہے اگرچہ اُس نے پہلے یہودیوں کے درمیان منادی کی تو بھی بہتیرے اُسپر ایمان نہ لائے اِسی لئے اُسنے بعد ازاں اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ اَور لوگوں کے پاس جائیں ✦

اب ہم اُسکے کلام میں سے چند ایک باتیں پیش کرینگے جو اِس مضمون پر گواہی دیتی ہیں ہم اُنہیں متی کی انجیل سے نکالینگے ۸ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہے میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابراہام اور اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونگے۔ اِس سے یہہ معنی ہیں کہ بہت سی قوموں کے لوگ عیسائی ہونگے ۱۲ باب کی ۵۰ آیت میں مسیح نے فرمایا جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلیگا وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے جو کوئی خواہ یہودی یا غیر قوم انگریز یا ہندو خدا کی مرضی پر چلتا ہے مسیح سے عزیز رشتہ رکھتا ہے ۱۳ باب کی ۳۷ و ۳۸ آیات میں اُسنے اپنے تئیں اور اپنے منادی کے کام کو ایک بیج بونے والے کسان سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ وہ جو اچھا بیج بوتا ہے ابن آدم ہے اور کھیت دنیا ہے مسیح کی اکثر تعلیم میں صاف کہا جاتا ہے کہ یہہ اُنکے واسطے ہے جو سُنتے اور جہاں یہہ نہیں کہا جاتا تو بھی یہی مراد ہے فقرہ ذیل ہندوؤں کے حق میں کیسی اچھی مناسبت رکھتا ہے جن میں سے بعضوں کو اگر مسیح پر ایمان لاویں کیسی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے ۱۶ باب کی ۲۴ سے ۲۶ آیت تک یوں لکھا ہے اگر کوئی آدمی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میری پیروی کرے کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو بچانا چاہے اُسے کھوئیگا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کو کھوئیگا اُسے بچائیگا کیونکہ آدمی کو کیا فایدہ ہے اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھووے یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے پھر ۱۸ باب کی ۴ آیت جو کوئی اِس چھوٹے لڑکے کی مانند اپنے تئیں حقیر جانیگا وہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا ہوگا اور پھر ۱۱ آیت میں ابن آدم کھوئے ہوؤں کو بچانے کیلئے آیا ہے مسیح ہر ایک گنہگار کو جو خدا سے برگشتہ ہوا بچانے کو آیا ہے ۲۴ باب میں مسیح دنیا کے ختم ہونے سے پیشتر اپنی دوسری آمد کے علامات کے بیان کرنے میں ۱۴ آیت میں یوں فرماتا ہے کہ بادشاہت کی یہہ خوشخبری ساری دنیا میں سُنائی جائیگی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو اور اُس وقت آخر آویگا بہت سی اور ایسی آیات پیش کیجا سکتی ہیں لیکن ہم صرف ایک اَور پیش کرینگے۔ سارے آسمان اور زمین کا اختیار مجھے دیا گیا ہے اِسی لئے تم جا کر تمام قوموں میں منادی کرو اور باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمادو اور اُنہیں سکھلاؤ کہ اِن سب باتوں کو جنکا میں نے تمہیں حکم دیا ہے مانیں اور دیکھو میں ہمیشہ دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں ✦

کیا اِن الفاظ کا زیادہ تر صفائی سے بیان ہو سکتا ہے کہ مسیح نے اپنی تعلیم سے ہندوؤں اور انگریزوں کے لئے ایسا کہ یہودیوں کے لئے ارادہ کیا تھا اُسکے صعود سے صرف دس روز بعد بڑی عید کیوقت جب کہ یروشلم میں ہمیشہ بہت سے مسافر جمع ہو جاتے تھے عیسائیوں پر روح القدس کا عجیب نزول ہوا جسکے سبب سے تین ہزار آدمی عیسائی ہوئے یہہ بہت ہی مختلف قوموں اور ایشیا آفریقہ اور یورپ کے مختلف حصوں کے تھی اغلب ہے کہ بہت سے اُن میں ہندوستان سے بھی دور کے ملکوں سے آئے ہونگے لیکن امریکا اور انگلستان سے نہیں آئے تھے اگر بیبل باشندگان امریکہ کے لئے سچ ہے تو ہندوؤں کے واسطے بھی ویسی ہی سچ ہے پس مسیح کے اِس دنیا کو چھوڑنے کے بعد جلد ظاہر ہوا کہ اُسکا آنا سب لوگوں کے لئے بڑی خوشی کا مژدہ ثابت ہوتا تھا فوراً شاگرد تمام ملکوں میں جانے لگے اور بعضوں نے ہندوستان میں بھی اگر مسیح کی نجات کی بشارت دی ✦

اب اگر مسیح نے ویسی ہی تعلیم دی جیسا کہ اُسی کے کلام

سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سب گنہگاروں کے بچانے کو آیا اور اگر ہر ایک بات جو اُسنے فرمائی سچ ہے تو ہندوں کو اُسے قبول کرنا چاہئے +

اگر ہندو کسی اور طرح سے نجات پا سکتے ہیں تو یا تو مسیح نے بہت ہی فریب کھایا یا وہ ایک فریبی تھا کیونکہ اُسنے کہا کہ کوئی باپ کے پاس بغیر میرے آ نہیں سکتا علاوہ ازیں اگر مسیح اخلاقی معلموں میں سے سب سے اچھا تھا جیسا کہ بہت سے ہندو قبول کرتے ہیں تب کیوں ہندوں کو اچھی بات نہ ماننی چاہئے جب کہ وے اِس بات کو مان سکتے یا نہیں مان سکتے ہیں۔ جو دین عیسوی کا سب لوگوں کے لئے ہونا اُسکی ایک اعلیٰ فضیلت ہے خاص کر یہہ اُسوقت دلکش ہے جبکہ وہ دین ہنود سے مقابلہ کیا جاتا ہے جو اور سب کو رد کر کے کہتے ہیں کہ یہہ صرف ہمارے ہی واسطے ہے۔ صرف ایک ہی خدا ہے اور سب آدمیوں نے اُس کے حضور گناہ کیا ہے لیکن خدا نے اپنی مہربانی سے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا ہے تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لائے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے علاوہ ازیں اُسنے فرمایا ہے زمین پر آدمیوں کے درمیان کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں اگر مسیح سب ہندوؤں کے واسطے موا ہے اور اپنے شاگردوں کو حکم دیا ہے کہ اُن کو مثل ساری دنیا کے اُس کی بڑی محبت کی خبر دیں تو کیا اور ملکوں کے عیسائیوں اور خاص کر اُنکو جنہوں نے اُن میں سے مسیح کو قبول کیا ہے حتی الامکان کوشش نہ کرنا چاہئے کہ اُس حکم کو مانیں۔ اور اگر کوئی بھی حکم نہ ہوتا تو مسیح کی روح اُس کے پیروؤں کو ایسا مزاج بخشتی کہ وے وہی خبر دیتے جسکے سبب سے وے خود برکت پا چکے تھے +

منقولات

ترجمہ از پانیر اخبار

مقدمہ گائیکوار اور اسپیچ سکوبل صاحب کی

۲۳ فروری کو قریباً ڈھے گیارہ بجے کے کمیشن شروع ہوا سب صاحبان کمیشن حاضر تھے مہاراجہ گائیکوار صاحبان کمیشن سے تھوڑی دیر پہلے کورٹ میں آ گئے تھے اُنکے ہمراہ سرلیوس پیلی صاحب تھے اور بائیں طرف کی کرسی پر جو پہلے سے مقرر ہوئی تھی آ بیٹھے اور اُنکے مقابل پر صاحبان کمیشن اور دائیں طرف سرلیوس پیلی صاحب تھے مسٹر جارڈن صاحب سکرٹری نے وہ الزام جو گائیکوار کی نسبت لگایا گیا اور تقرری کمیشن کی بابت انگریزی میں پڑھ سنایا بعد ازاں مسٹر فلین صاحب چیف انسپکٹر نے مرہٹی اور ہندوستانی میں اُنکا ترجمہ کیا وہ الزام اور صاحبان کمیشن کا نام سب کو معلوم ہے مسٹر سکوبل صاحب اور انویرارتی صاحب منجانب گورنمنٹ اور سرجنٹ بلینٹائن صاحب معہ تین اور صاحبان کے منجانب گائیکوار وکیل تھے دو اور صاحب بھی اسی غرض سے شامل تھے اور مسٹر ٹیلر صاحب کے سپرد مقدمہ گذری کا ہوا مگر تین صاحبان آخر الذکر نے اپنے آنے کا کمیشن کے سامنے کوئی سبب بیان نہیں کیا +

مسٹر سکوبل صاحب نے منجانب گورنمنٹ مقدمہ کو شروع کیا چنانچہ اُنکا بیان حسب ذیل ہے +

ماہ نومبر ۱۸۷۳ء میں کرنیل فیر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بڑودہ مقرر ہوئے اُسوقت گائیکوار نے بوسیلہ دو آدمیوں یعنے سلیم اور یسونت راؤ کے کرنیل فیر صاحب کے ملازمان سے راہ رسم کی اُن ملازموں میں سے ایک صاحب موصوف کی آیا امینا نامے تھی اُن باتوں کے سبب سے جو اُس سے کہی گئیں اُسنے گائیکوار سے تین مرتبہ ملاقات کی پہلی دفعہ اُسکے ہمراہ ایک چوبدار اور دوسری مرتبہ سلیم تھا دونوں ملاقاتوں میں اُسنے ملہار راؤ کو دیکھا جنہوں نے اُس سے کہا کہ اپنی میم صاحبہ سے ہمارے لئے حتی الامکان سعی کرنا تیسری مرتبہ ایک عجیب گفتگو واقع ہوئی جس کا مسٹر سکوبل صاحب نے یہہ کہہ کر کچھ ذکر نہ کیا کیونکہ اُسکو آیا خود بیان کریگی دوسری ملاقات میں امینا اور کریم نایک ملازم کرنیل فیر صاحب کو جو اُسکے ہمراہ تھا ایک ایک سو روپیہ دیا گیا اور تیسری مرتبہ امینا کو پچاس روپیہ ملے کرنیل صاحب کے خانساماں کو بھی اگرچہ اُسنے گائیکوار کے محل میں جانے سے انکار کیا تاہم اُسے پچاس روپیہ دیئے گئے۔ ماہ نومبر ۱۸۷۴ء میں کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی آخری کوشش کی گئی لیکن اُس سے پیشتر بھی کئی بار کوششیں ہوئی تھیں اسمرتبہ راوجی حولدار جو فیر صاحب کی ملازمت میں خاص کارکن تھا اُسکو گائیکوار نے پانچسو روپیہ دیا تھا دو اور ملازموں کو بھی جو اِس سازش میں شریک ہونیکی ترغیب دیکر اُنہیں آٹھ سو روپیہ دیا گیا جسکو اُنہوں نے باہم معہ راوجی تقسیم کر لیا زہر کھلانے کی خبر ماہ نومبر ۱۸۷۴ء کو اسطرح سے وقوع میں آئی کہ کرنیل فیر صاحب ہر روز صبح کے وقت حاضری سے پیشتر پاپیادہ یا سوار ہوکر ہوا کھانے جایا کرتے تھے اور واپس آ کر ریذیڈنسی کے ایک چھوٹے کمرہ میں ہمیشہ برائے تبدیل لباس جاتے اُس جگہہ اُنکا ملازم عبداللہ نامے ایک شربت کا گلاس لا کر چھوٹی میز پر رکھ دیا کرتا تھا اِس کمرے کو ایک اور ملازم گوبند نامے ہمیشہ آراستہ کیا کرتا تھا اور راوجی کام متفرقات میں مصروف رہتا تھا اِس لئے اُسوقت اُسکے وہاں آنے جانے میں کچھ خیال نہ کیا گیا نیز جہاں وہ بیٹھا

سکتا تھا کمرے کے بھیتر سب کچھ دیکھ سکتا تھا ۹ - نومبر ۱۸۷۴ء کو کرنیل فیر صاحب شربت کو جو حسب معمول تیار کیا گیا تھا پینے لگے لیکن منہہ کو لگاتے ہی بد ذایقہ معلوم دیا صرف ایک گھونٹ پیکر شربت کو رکھ دیا لیکن جلد علامات متلائی اور سر درد کی سختی آنکھا رہوئیں دو مرتبہ پیشتر بھی اُسی مہینے میں صاحب موصوف نے اسی طور سے تکلیف اُٹھائی تھی پھر شربت جو بچا تھا ملاحظہ فرما کر دیکھا کہ اُسکے نیچے کچھہ شے ہے تب اُنہوں نے ایک چپراسی بھیج کر ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کو بلوایا جو شربت کے نیچے کی تلچھٹ کو لیگئے اور بعد امتحان دریافت کیا کہ اُس میں سنکھیا اور الماس پیسکر ملایا گیا ہے اس امر کی ایک اور شخص نے بھی بعد امتحان تصدیق کی اور اس کوشش میں گائیکوار کی سازش اس بات سے پائی گئی کہ اُس دن علی الصباح سلیم اور اسونت راؤ بلا معقول سبب اور خلاف معمول اور بے وقت رزیڈنسی میں آئے تھے اور جسوقت کہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کو بلایا گیا سلیم اُسیوقت بجلدی تمام شہر میں روجی کے گھر کو دوڑ گیا - ملہار راؤ کی درخواست سے دمودر پنت پرایوٹ سکرٹری اور خزانچی گائیکوار نے خرید کر سلیم کو سنکھیا اور اسونت راؤ کو الماس کی پڑیا دی تھی سلیم نے حسب الحکم گائیکوار کے سنکھیا اور الماس اسطرح ملا کر روجی کو دیا تھا وہ پڑیا ۹ - نومبر کی کوشش میں استعمال کی گئی اور جب طلب حاصل ہوا اور خریدی گئی ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کی دریافت کے بعد روجی گرفتار کیا گیا اور بعد تلاشی اُسکی کُرسی سے ایک کاغذ میں سات گرین سنکھیا نکلا +

پھر مسٹر سکوبل صاحب نے کہا کہ روجی اور دمودر پنت اس مقدمہ کے ثبوت میں جو میں نے بیان کیا گواہی دیسکتے ہیں بشرطیکہ اُنہیں معافی کا وعدہ دیا جائے حالانکہ اُن کو صاف کہا گیا کہ تمہیں کسی طور سے معافی نہ دیجائیگی تو بھی وے گواہی دینے پر راضی ہیں یہہ شخص جو کرنیل فیر صاحب کا بہت ہی پُرانا ملازم تھا اپنی بے عزتی کے خیال سے ایسا شکستہ دل ہو گیا کہ ایک مرتبہ اُسنے پہرہ میں سے کود کر خودکشی کا ارادہ کیا مگر اُسی وقت پہرہ سے روکا گیا +

اگرچہ مسٹر سکوبل صاحب کی اسپیچ مختصر اور سادہ تھی تو بھی صرف حالات مقدمہ کے بیان کرنے میں دو گھنٹے لگے اس میں شک نہیں کہ کونسل اس مقدمہ کو حتی الامکان جلد مختصر کریگی دمودر پنت کی شہادت اس امر کی تائید میں نہایت ہی مفید ہوگی کہ گائیکوار خود اس میں شریک تھے - سکوبل صاحب نے کہا کہ کرنیل فیر صاحب بھی اس بات کی شہادت دینگے کہ جب وہ زہر کی تاثیر سے کچھہ تکلیف اُٹھا رہے تھے ملہار راؤ اُنکی ملاقات کو کئی بار آئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گائیکوار کو سب کچھہ معلوم تھا +

مراسلات

بقیہ سیاحت اقلیم کشمیر

بیان تعمیر شفاخانہ مشن کشمیر - جناب ڈاکٹر حاذق الملک صاحب مرحوم تا دم زیست نہایت اشتیاق دلی سے ہمہ تن یہی کوشش و سعی کرتے رہے کہ کشور کشمیر میں ایش مداومت کیلئے اجازت حاصل ہو جاوے اور نیز ایک شفاخانہ مشن برائے رفاہ عام تعمیر کیا جائے لا افسوس ہزار افسوس کہ صاحب متوفی مقصد اول میں اس عالم فانی سے بزمگاہ جاودانی کو انتقال کرتے وقت کامیاب مقصود ہوئے مگر دوسرے سے بالکلیہ محروم گئے الا چونکہ امسال ہمارے ثقہ مرتاض عالیجناب قسیس رابرٹ کلارک صاحب نے مقصد باقیماندہ کے حصول میں نہایت گرمجوشی و خیر مندی کے ساتھ کمال جانفشانی و نہایت سعی فرمائی تھی اسلئے کارساز بے نیاز و مستجیب دعا نے صاحب ممدوح الوصف کی محنت شاقہ و عرقریزی پر نگاہ رحم فرما کر عالیجناب سری مہاراجہ صاحب بہادر کی زبان در افشاں سے واسطے تعمیر شفاخانہ مشن کشمیر اجازت دلوائی بلکہ خود ہی سر مہاراجہ صاحب بہادر فیاض طبع نے ٹیلہ رستم گڑھہ کے دامن پر بسمت ڈل دروازہ تعمیر کروا دیا ہے اسلئے ہم حضور فیضگنجور سر مہاراجہ صاحب بہادر کا شکریہ ادا کرکے امید واثق کرتے ہیں کہ حضور سر مہاراجہ صاحب بہادر اسیکار خیر میں مدام معاون و توجہ فرما رہینگے +

بیان جھیل موسومہ ڈل - یہہ ڈل آب شفاف سے لبالب و لبریز بجانب شمال سرینگر واقع ہے - اس ڈل میں مثل سنبل پھولدار درخت پانیکے اندر عجیب و غریب ساخت و خوبصورتی کے ساتھ لہلہاتے نظر آتے علی الخصوص گل نیلوفر و کنول گلہائے گوناگون اپنے موسم میں پانیکے اوپر نہایت عمدہ کیفیت دکھاتے ہیں اس ڈل میں ہر قسم کے پھل پھول وغیرہ کی زراعت نہایت عمدہ و اعلیٰ حکمت کے ساتھ کی جاتی ہے اور باوصف نہایت عمیق پانیکے اُسمیں موذی جانوروں کا وجود ہرگز موجود نہیں ہے اُسکی ایک سمت نشاط باغ بادشاہی غلام کا اور شالامار باغ بادشاہی عمدہ وضع سے لگے ہوئے ہیں - باغ نشاط میں تین طبقہ اور تین بارہ دریاں اور باغ شالامار میں چار طبقہ اور چار بارہ دریاں نہایت خوش قطع تعمیر کردہ موجود ہیں - اس جھیل ڈل کے ایک جانب چنار باغ و ہری پربت قایم ہے لیکن اس باغ میں ماورائے بلند اشجار چنار دیگر اشجار کا وجود پایا نہیں جاتا - اور پربت ہری پر ایک حصار حصین و بلند آثار زمانہ پٹھانوں کا تعمیر کردہ قایم ہے - اور اُسمیں سر مہاراجہ

صاحب بہادر حال کی ایک پلٹن متعینہ داعی اور قید خانہ قیدیان سنگین سزا کا موجود ہی۔ جھیل مسبوق الذکر عنقریب دو سو فرسنگ مستدیر ہوگی۔ ایک جھیل کلان موسومہ آر متصل ضلع گاہ سو پر نہایت عمیق و عرض و طول دار موجود ہی چونکہ اس جھیل میں باد طوفانی کے باعث اکثر طغیانی رہتی ہی اسلئے اُسمیں کشتی ہر وقت رواں نہیں ہو سکتی غرقاب ہونیکا خطرہ دامنگیر رہتا ہی+ باقی آیندہ

خط

کاشف دقایق معقول و منقول واقف حقایق فروع و اصول قسیس کاہن لطیف جناب پر یعقاب زاد ہدایتہم +

بعد تسلیم و کورنش واضح رائے عالی ہو کہ کسی نکتہ چین عیب بین صاحبنے وکیل ہندوستان نمبر ۶ جلد ۷ مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۸۷۵ء میں ڈیوِنٹی کالج لاہور کے پرنسپل صاحب کی نسبت شکایت طبع کروادی ہی جسکے جواب باصواب میں چند سطور واسطے اظہار حق خدمت شریف میں ارسال کیجاتی ہیں لہذا آپ از راہ مہربانی اُن سطور مرسلہ کو اپنے اخبار گوہر بار میں منطبع فرماکر نیازمند کو ممنون و مشکور فرماویں **جواب** منصفانہ شکایت ناحق کا۔ عیاں را چہ بیاں کہ آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہی کہ جناب پادری ہوپر صاحب پرنسپل ڈیوِنٹی کالج لاہور نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ طلبا کو علوم عبرانیہ و یونانیہ سکھلاتے اور کمال حلم و تحمل کے ساتھ کلام الٰہی کی تفاسیر اور کلیسیا رجیلہ کے واقعات زبان اُردو میں تحریر کرواتے ہیں اور انتظام بھی عمدہ مثل سابق ہی بدینوجہ کہ جناب پادری فرنچ صاحب اور جناب پادری ہوپر صاحب اصولات مدرسہ میں باہم متفق الرائے ہیں لیکن شاید انتظام اور امر و نواہی خفیفہ فروعات میں بنسبت سابق کے کمی بیشی ہوئی ہو اور یہہ ممکن و جایز ہی بدیں معنی کہ جملہ انسانوں کی شکل و عقل میں قدری قلیل و کم و بیش تفاوت و افتراق پایا جاتا ہی اور یہہ تفاوت و افتراق کچھ بدی میں داخل نہیں ہی بلکہ خوبی و حسن انتظام کی علامت ہی اور حکیم مطلق کی حکمت غیر محدودہ اور مشیت ازلیہ کا حقیقی اظہار پس یہہ دعویٰ جو زدہ بین صاحب کا کہ پرنسپل صاحب سابق کے انتظام کی نسبت انکا انتظام شمہ بھی نہیں ہی بالکل غلط و بہتان ہی اور جو جو اشخاص پاکباز و راست باز جناب پادری ہوپر صاحب کے انتظام سے ناراض ہوکر خود مستعفی ہوگئے اور جو جو طلبا صاحب موصوف کی عدم توجہ کے باعث جرایم خفیفہ میں ماخوذ ہوکر ڈیوِنٹی کالج سے مخروج ہوئے ہیں مدعی نے اُنکے نام درج اخبار کیوں نہ کروائے اِس سے صاف ظاہر ہی کہ مدعی کا بالکل بہتان ہی اور قطع نظر اِسکے وہ مدرسہ علوم روحانیہ کا ہی اور اُس میں طلبا کی میلان خاطر اور اُنکے قول و فعل کا امتحان ہر وقت کیا جاتا ہی اسلئے جرم خفیفہ کے مرتکب کو خارج کرنا بیجا نہیں ہی اور پادری ہوپر صاحب تو اپنی ذات میں حلیم الطبع اور فروتن اور خیرخواہ و دنیا سے دست بردار ہیں لیکن چونکہ ایک نسبت تابع و متبوع اور خادم و مخدوم اور اُستاد و شاگرد کے درمیان قایم ہی پس اُسی نسبت مرقومہ بالا کے موافق جناب قسیس ہوپر صاحب اپنے مناسب امر و نہی کو اپنے شاگردوں اور طالب العلموں پر جاری رکھتے ہیں تاکہ واجبی امر و نہی اور عمدہ تعلیم کے ہتھیاروں سے شاگردونکی روحوں کو مثل سنگ تراشیدہ بناکر روحانی ہیکل کی عمارت میں لگنے کے قابل بناویں القصہ اُستاد اپنے شاگردوں میں مانند ایک خیرخواہ بادشاہ کے ہوا کرتا ہی اسلئے اُسکی حکومت مناسب اور عصہ ناجایز نہیں بلکہ نہایت جایز و مناسب ہی اور اسواسطے جناب پادری ہوپر صاحب کو حکومت کے نشہ میں غرق بتانا اور اُنکی حکومت اُستادانہ کو مثل حکومت دنیویہ متصور کرنا جناب ہوپر صاحب پر سخت الزام و اتہام ہی اور پرلے سرے کی بے ادبی و گستاخی اور بیسمجھی و نادانی و مزاج کے برخلاف المختصر ہم نصیحتاً مدعی کو کہتے ہیں ؎

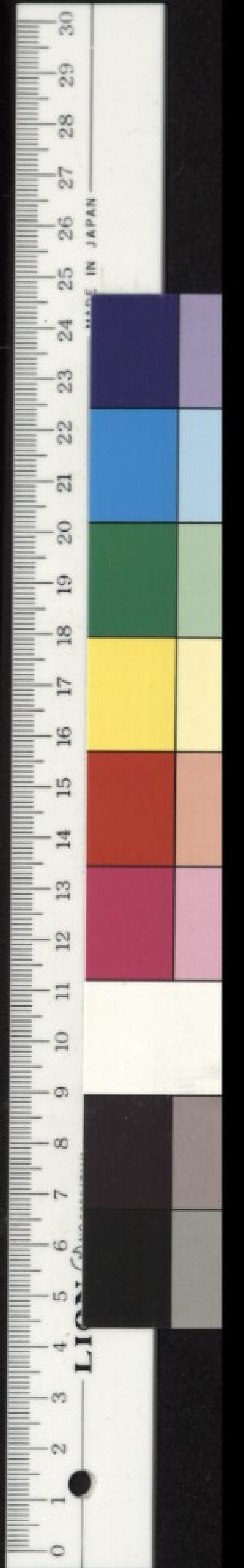
چو مردم سخن گفت باید بہوش + وگرنہ شدن چوں بہایم خموش +

اسلئے عیب بین صاحب کو مناسب ہی کہ جناب پادری ہوپر صاحب پرنسپل ڈیوِنٹی لاہور کی خدمتمیں حاضر ہوکر اپنی غلطی اور خطا کا اقرار کرے اور توبہ کرکے صاحب سے معافی کا خواستگار ہو تاکہ خدا کے حضور میں صفائی حاصل ہو آیندہ اختیار باقی ہی+ راقم نجنداس الیاس کٹیچی کشٹ

نور افشاں افسوس کہ بعض خود غرض جو اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہوتے بیٹھے بٹھائے ایک منصف مزاج و نیک نیت افسر کی بُرائی لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہی اُن وقایع نگاروں پر کہ جو ایسی باتیں بلا سوچے سمجھے اپنے اپنے اخبارات میں درج کر دیتے ہیں امید ہی کہ ہمارے ہمعصر توجہ فرماوینگے +

اخبارات ملکی و ولایتی

چھاونی نصیر آباد نور افشاں کے کارسپانڈنٹ صاحب چھاونی نصیر آباد سے رقم فرماتے ہیں کہ یکم مارچ سنہ الیہ کو یہاں عجیب سانحہ گذرا یعنے آجکل بسبب کثرت سامان شادیان اہل ہنود کی جنکی ہر روزہ بوقت شام ہنورے نکلنے میں ہزارہا روپیہ بیفایدہ آتشبازیوں اور ناچ رنگ وغیرہ میں صرف ہو رہا ہی بیچارہ کریم بخش آتشباز پر ایک تازہ آفت پڑی کہ بوقت تین بجے دن کے اُنکے بیٹے کی بہو آتشبازیونکا مصالحہ چکی میں پیس رہی تھی کہ یکایک دو پاٹونکی رگڑ لگنے سے آگ پیدا ہوکر مصالحہ میں لگ گئی اور فوراً جسقدر آتشبازیاں مکان میں موجود تھیں



چلنے لگیں جبکہ دھواں کوٹھے میں بشدت بھر گیا اور بیچاری عورت کو راستہ نکلنے کا نہ سوجھا اُسکا خاوند یہہ حال دیکھکر اُسکے نکالنے کو اندر گھسا تو خود جھلس گیا مگر عورت کو نیم مردہ نکال لایا وہ تو رات ہی کو راہی ملک بقا ہوئی اور شوہر بریان جگر آج صبح کو مر گیا ایسی ناگہانی اور جوانہ مرگ پر یہاں کے لوگوں کو بڑا ملال وخیال ہی خدا ترس اشخاص ایسے ماجرے کو سنکر موت کے لئے ہر وقت اپنے کو تیار رکھینگے کیا جانے کس وقت حاکم حقیقی کی مسند عدالت کے سامھنے اچانک جا کھڑے ہوں۔ اور خدا کرے کہ ہمارے ہموطن اہل ہنود انکی بیہودہ ہوئی دولت کو بیفایدہ ناچ رنگ تخت رواں اور آتشبازیوں میں نہ اُڑاویں بلکہ آتش دوزخ کا خیال کرکے اپنے مال کو ایسے کاموں میں جو خدا کے جلال اور انسانوں کی بھلائی کے لئے ہوں صرف کریں +

نارووال کا رسپانڈنٹ صاحب اخبار نور افشاں نارووال سے تحریر فرماتے ہیں کہ نایب تحصیلدار صاحب رعیہ نے ۱۰ فروری ۱۸۷۶ء کو طلبا مشن اسکول کا امتحان لیکر مبلغ پانچ روپیہ کی شیرینی مرحمت فرمائی۔ نایب تحصیلدار صاحب علاوہ امتحان فارسی کے مسیحی بھجن وغیرہ بھی سنکر بہت خوش ہوئے +

نور افشاں ہم بھی خوش ہیں کہ اکثر صاحبان ترقی تعلیم میں ساعی ہیں +

رعیہ کا رسپانڈنٹ صاحب نور افشاں رعیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ تحصیل رعیہ کے متصل ایک ٹھیکہ دار کی دوکان میں چوروں نے نقب لگائی اُس دوکان میں سوائے افیون بنگ چرس کے اور کچھ نہ تھا سب اسباب دوکان کے باہر جو پھینک کر چلے گئے۔ کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ باوجودیکہ تھانہ بھی قریب ہی پھر چور باز نہیں آتے +

وہی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ موضع بھٹیاں علاقہ تحصیل رعیہ میں ایک مکان میں آگ لگی جس قدر آدمی و مویشی اُسوقت میں تھے سب جلکر خاک ہو گئے +

سفیر یارقند براہ بمبئی روانہ قسطنطنیہ اور لنڈن ہوئے +

مہاراجہ پرتاب سنگہ والی ٹھہری کے یہاں ایک وارث یعنے فرزند تولد ہوا +

۱۵ ماہ گذشتہ کو گوالیار اور پارسین میں سخت زلزلہ ہوئی مہاراجہ سندھیا کے شادی کے خیموں کا بہت نقصان ہوا اور کئی آدمی ہلاک ہوئے +

کہتے ہیں کہ خان قلات نے دو ہزار سپاہ زیر حکم سردار عطا محمد خاں کے احمد علی چوٹ کے علاقہ متعلق کراچی کے متصل بہ اس غرض سے روانہ کی ہی کہ وہاں کے پہاڑی لوگوں نے ان پٹھان سوداگروں کا مال جو سندھ سے خراسان کو جاتے تھے غارت کیا ہو دلوا دیں وینز یہہ حکم دیا ہی کہ مجرم بھی حوالہ کئے جاویں +

چند روز ہوئے کہ بعض آدمیوں نے اُس مکان کو جسمیں یعقوب علیخاں قید ہی سیڑھی لگا کر اُس کی رہائی کے لئے کوشش کی مگر کامیاب نہوئے +

امیر کابل نے ایک بھاری دربار کے سامھنے مشتہر کیا کہ ایوب خاں برادر یعقوب خاں معہ اپنے رفقا و خادم حرم کے فارس کیطرف بھاگ گیا اور ہماری فوج نے ہرات پر قبضہ کر لیا +

۳۱ مارچ ۱۸۷۶ء میں تعداد اخبارات رجسٹری ہندوستان میں ۴۷۴ تھی سال گذشتہ میں ۱۳۱ اخبار جدید جاری ہوئے اور ۹۰ بند ہو گئے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۷ء میں ۵۱۵ اخبارات ہندوستان میں جاری تھے +

صاحب بمبئی گارڈین فرماتے ہیں کہ پادری بور سیلین صاحب متعلقہ ہوم مشن جو سنتال لوگوں کے درمیان میں چند روز ہوئے بمبئی میں تشریف لائے اور اُس عجیب کام کا جو خدا نے سال گذشتہ میں اُن لوگوں کے درمیان کیا بیان فرمایا صاحب موصوف وہاں تنہا کام کرتے تھے اسلئے کہ مسٹر سکرفرڈ صاحب ولایت کو چلے گئے اور مسٹر ہیچرٹ صاحب بیمار تھے تو بھی خدا کی مرضی ہوئی کہ سنتال لوگوں کو جو بارہ لاکھ ہیں کشتی نجات کیطرف لائے چنانچہ صاحب موصوف نے سات مہینے کے عرصے میں سولہ سو سنتالوں کو جو مسیح پر ایمان لائے بپتسما دیا۔ ناظرین پر روشن ہی کہ سال گذشتہ کے درمیان اُس ملک میں بہت ہی سخت قحط تھا اور صاحب کمشنر بہادر نے غربا کی امداد کا کام پادری بور سیلین صاحب کی سپرد کر دیا تھا اُنہوں نے اسکام کو بدیں شرط قبول کیا کہ سبت کے ماننے میں کسی طرح کی مداخلت نہ ہوگی اور جو لوگ کام کرینگے اُنہیں انجیل کی منادی کیجاویگی یہہ بھی التزام رہے کہ مزدوری کا کام سبکے واسطے تھا اور روپیہ دار یا بیدین کے درمیان کچھ تمیز نہیں تھی اور مسیح پر ایمان لانیکے واسطے کچھ بھی طمع دنیاوی نہیں دیجاتی تھی ہر روز کام بند ہونے سے آدہ گھنٹہ پہلے پادری بور سیلین صاحب اُن سب کو جمع کرکے انجیل سُناتے تھے کچھ عرصے میں کلام کی تاثیر ہونے لگی آخرش دو تین متلاشی آئے اور بعد ازاں انکا شمار بڑھ گیا اُن فرایض کی بابت بڑی محنت سے اُنہیں جتایا گیا جو انجیل اُنسے طلب کرتی ہی۔ اُن لوگوں کی لعنت کثرت مے نوشی تھی اُنکی عبادت کی ایک رسم یہہ تھی کہ ہر سال چودہ دن تک برابر شراب نوشی میں غرق رہیں اہل سنتال صرف اِن چودہ روز مقرری تک مے نوشی کو کافی نہیں سمجھتے ہیں بلکہ سال بھر برابر متوالے رہتے ہیں جب وے عیسائی ہوتے ہیں تب ہر ایک آدمی بخوبی یہہ سمجھتا ہی کہ میں آیندہ کو ہمیشہ

مگر وہ شخص کبھی نہ چھوڑیگا کیونکہ وہ انکے سب عیسائی بالکل بیگناہ ہیں خوبی یہہ ہی کہ جسوقت انہوں نے گناہ کی معافی حاصل کی جاکر اور ونکو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی اور خدا نے انکی شہادت پر بڑی برکت دی اسطور سے انجیل بہت جلد پھیل گئی اور اب ۱۳ اگانو سے زیادہ میں عیسائی پائے جاتے ہیں +

بڑودہ بلونت راؤ راہلکر نے اقرار کیا ہی کہ ملہار راؤ نے بھاؤ سندیلکے زہر دینے کا حکم دیا تھا +

انڈین سٹیٹسمین ناقل ہی کہ مسٹر لو صاحب کنارا نامے جہاز دخانی کا چوتھے درجہ کا انجنیر بمقام رنگون کنارے پر بیٹھا تھا اتنے میں مسٹر ولکنس صاحب نے اگر بطور تمسخر کے تھوڑا سا دھکیل دیا مسٹر لو صاحب نے اپنے تئیں بچانیکی غرض سے ولکنس صاحب کو پکڑ لیا بدقسمتی سے دونوں قریب چالیس فیٹ کی گہرائی میں گر پڑے دونوں کے سخت ضرب آئی چنانچہ ہسپتال میں ہیں +

ٹیمس آف انڈیا میں ناگا لوگونکے جمع کا مفصل حال یوں مرقوم ہی کہ لفٹنٹ ہولکمب صاحب اور کپتان بیدیجلی صاحب کے ۴۲ آدمی ۴۴ سلہٹ انفنٹری اور ۲۲ کنسٹبلان پولیس اور ۱۹۰ قلی تھے جب یہہ لوگ کھانا پکا رہے تھے ان پر حملہ ہوا لفٹنٹ ہولکمب صاحب پہلے مقتول ہوئے کپتان بیدیجلی صاحب نے یہہ حال دیکھکر اور ونکیطرف بندوق چلائی اُن لوگوں نے خیمہ کے درمیان کپتان صاحب پر بھی حملہ کیا مگر وہ چار زخم کھاکر پیچھے سے بھاگ نکلے مع ہولکمب صاحب اور گیارہ سپاہیان ۴۴ رجمنٹ اور آٹھ کنسٹبلان کے کل ۸۰ آدمی مقتول ہوئے کپتان صاحب اپنے ہمراہیان کو بمقام براسالی لے آئے اگرچہ راستے میں مخالفین نے کئی بار حملہ کیا مگر وہ انہیں ہٹاتے رہے اب ۴۴ مجروح جیپور کے شفاخانہ میں زیر علاج ہیں +

نقصان ممالک متوسط میں زراعت نیشکر کو بسبب کیڑے کے بہت نقصان پہنچا مگر ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ زراعت گندم اچھی ہوگی +

انعام - ایسٹ انڈین ریلوے کے ملازمان کو بجلدوی اس خدمت کے کہ انہوں نے ایام قحط میں اچھی کارگذاری کی ہی ایک ماہ کی تنخواہ انعام ملیگی +

ممات - دسمبر گذشتہ میں تعداد اموات کی پنجاب میں ۳۳ ہزار ۲۰۳۰ ۲ تھی اس حساب سے اوسط اُس کا فی ہزار ۲۳ - آدمی فی سالیانہ ہوئے اور جو پچاس بڑے شہر ہیں اُنمیں فی ہزار ۲۹ تھی اُس ہفتہ میں جو کہ ۶ فروری کو ختم ہوا کلکتہ میں تعداد موت کی ۲۰۵ تھی اوسط انکا ۳۲ ۴۰۱ فی ہزار ہوا +

انسپکٹر جنرل رجسٹری اور جیلخانجات پریزیڈنسی مدراس کی تنخواہ میں تخفیف ہونیوالی ہی +

مہاراجہ ہولکر دوشنبہ گذشتہ کو کلکتہ میں تشریف لائے اور جناب ویسرائے صاحب بہادر سے چارشنبہ کے روز ملاقات فرمائی +

جنوری سنہ حال ۴۴۴۰۳ گٹھے روئی کے ہندوستان سے دیگر ولایت کو روانہ ہوئے +

تبدیلی تاریخ دربار دہلی جناب نواب ویسرائے صاحب بہادر کا دربار جو سابق ۲۰ ماہ حال کو قرار پایا تھا بسبب تیوہار ہولی کے دربار موصوف ۲۳ ماہ حال کو ہوگا +

سر جنگ بہادر ۲ ماہ گذشتہ کو بمبئی سے روانہ نیپال ہوئے انکے رشتہ داروں و ہمراہیان کو اس تبدیلی سے مایوسی ہو گئی سمجھا جاتا ہی کہ سر جنگ بہادر کا ارادہ ہی کہ سال آیندہ میں یورپ کے مختلف ملکونکی سیر فرمائینگے +

لودیانہ ہفتہ حال میں بھی دو مرتبہ قدرے تقاطر ہوا - اور ہوا ابھی دو تین دن گرد و غبار کے ساتھ چلتی ہی ۵ مارچ کو گلیو رصاحب نے ایک لکچر مشن اسکول میں مصر کے مینار کی بابت بیان کیا بہت صاحبان جلسہ میں تشریف رکھتے تھے صاحب موصوف نے اپنے علمی کمالات وے دکھلائے جو دکھلانیکا حق ہوتا ہی اور لکچر مذکور اُس فصاحت و بلاغت سے پڑھا کہ حاضرین جلسہ میں سے جو علم انگریزی سے واقفیت نہیں رکھتے تھے وے بھی محظوظ ہوئے ہمارا ارادہ ہی کہ کسی [illegible] +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ یکم مارچ ١٨٧٥ء

حفظان صحت

احاطہ پنجاب کی تندرستی بڑھتی جاتی ہی کُل اموات ہفتہ حال میں ۶۹۵۹ درج رجسٹر ہوئیں و ہفتہ گذشتہ یعنے ہفتہ لغایت ۹ جنوری ١٨٧٥ء میں ۸۱۰۶ و ہفتہ لغایت ۱۶ جنوری ١٨٧٥ء میں ۷۰۱۸ تھیں - مرض ہیضہ سے کوئی موت درج رجسٹر نہیں ہوی کل اموات چیچک کی ۲۹۵ ہیں ہفتہ گذشتہ میں ۲۹۶ تھیں +

واضح رہے کہ اوسط اموات لندن کا نہایت بڑا ہی ایسا اوسط اموات کئی سال سے واقع نہیں ہوا - اسکا باعث وہ شدت سردی کی ہی جو سالہائے سال سے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی بیماری سوزش پھیپڑہ کی بھی جس سے بکثرت اموات واقع ہوئیں موسم کے اعتدال سے یہہ بیماری یک لخت گم ہو گئی ہی +

رسید زر

مرزا محمد اسمٰعیل صاحب از لودیانہ	عــہ
بابو امان اللہ صاحب لیس سپاہی رجمنٹ نمبر ۱۴ جلیپور	عــہ
جناب صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات ہند	لــے
[illegible] ملتان	عہ